Aftab shah no pic

عزم عالیشان

خبر ملی کہ میرے بھائی، میرے بہت پیارے دوست امجد صدیقی اپنی کامیاب زندگی کو کتابی شکل دینا چاہتے ہیں تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ امجد صاحب کے بارے میں اپنی طویل تین عشروں پر محیط رفاقت پر مشتمل ان کی زندگی کے خوشگوار اور نا خوشگوار پہلو جو میرے سامنے عیاں ہوئے قلمبند کروں اور عوام الناس کو یہ باور کروانے کی سعی کروں کہ امجد صدیقی ایک عام انسان نہیں بلکہ ہمت، بہادری ، حوصلے اور استقامت کا دوسرا نام ہے۔ جواں سالی میں ہی ان پر پے در پے دکھ اور تکالیف کے وہ پہاڑ ٹوٹے جن کا ذکر ہی انسان کو لرزہ بد اندام کر دے۔ مگر پاکستان میں شاہینوں کے شہر سرگودھا میں پیدا ہونے والا یہ خدا کا بندہ اتنے مضبوط اعصاب کا مالک نکلا کہ ہر مشکل، ہر دکھ اور ہر تکلیف کو پارہ پارہ کر کے آگے ہی آگے بڑھتا رہا ۔ اور اپنے ،ہم عصروں کو یہ سبق دیا کہ مشکل کوئی بھی ہو، کسی بھی شکل اور بھیس میں ہو مضبوط ارادے، صاف نیت ہمت اور لگن کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو اللہ کی مدد اور نصرت شامل حال ہو کر کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے ۔

امجد صدیقی نے اپنے اور اپنی فیملی کے بہتر مستقبل کی خاطر **1979** میں سعودی عرب کو اپنا دوسرا گھر بنایا ۔ اللہ سبحان و تعالی نے انکی مدد فرمائی اور شہر ریاض میں عرب بنک میں ملازمت مل گئی ۔ بنک میں بڑی لگن اور تن دہی سے کام کر کے اپنے سینیرز اور جونیرز کے دل جیتے اور اپنے لئیے ایک خاص مقام پیدا کیا۔ وقت بہت اچھا گزر رہا تھا کہ اچانک ناگہانی نے آ گھیرا ۔ **1980** میں ریاض شہر کی ایک سڑک عبور کرتے ہوئے تیز رفتار کار نے ٹکر ماری انکی ٹانگ ٹوٹ گئی اور امجد صاحب، صاحب فراش ہو گئے ۔ **1981** میں اللہ سبحان و تعالی نے عمرہ اور زیارت روضہ رسول کی سعادت سے نوازا ۔ دونوں مقامات مقدسہ پر حاضری کے بعد امجد صاحب نے بڑی خوشدلی اور سکون کے ساتھ مدینہ المنورہ سے ریاض کی واپسی کا سفر شروع کیا اور اسی سفر نے امجد صدیقی کی زندگی کو یکسر تبدیل کر دیا ۔ سعودی عرب کے شہر بریدہ میں انکی کار کا المناک حادثہ ہوا نتیجتاً امجد صاحب کے جسم کا کمر سے نیچے کا حصہ فالج کا شکار ہو گیا اور وہیل چیئر انکی زندگی کا اہم جز بن گئی ۔ اگرچہ یہ ایک بہت مایوس کن صورتحال تھی مگر یہیں سے انکی معرکہ آرا زندگی کا آغاز ہوا ۔ اس مرد مجاہد نے اس ظاہری کمزوری کو اپنی قوت بنایا اور زندگی کے نئے دور کا آغاز کیا ۔ دوسروں کے سہارے زندگی جینے کی بجائے خود کفیل ہونے اور دوسروں کا سہارا بننے کا عزم کیا ۔ اس حادثہ کی بعد بنک کے لئیے بہت کارآمد امجد صدیقی چونکہ اب ایک نارمل انسان اور ملازم نہیں رہے بنک نے ان کو انکی زمہ داریوں سے ہٹا دیا اور از راہ ہمدردی کچھ عرصہ کے لئیے پنشن کی پیشکش کی جو کہ امجد جیسے خود دار انسان کو قابل قبول نہ تھی ۔ ساتھ مقابلہ کیا جائے تو اللہ کی مدد اور نصرت شامل حال ہو کر کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے ۔

امجد صدیقی نے اپنے اور اپنی فیملی کے بہتر مستقبل کی خاطر **1979** میں سعودی عرب کو اپنا دوسرا گھر بنایا ۔ اللہ سبحان و تعالی نے انکی مدد فرمائی اور شہر ریاض میں عرب بنک میں ملازمت مل گئی ۔ بنک میں بڑی لگن اور تن دہی سے کام کر کے اپنے سینیرز اور جونیرز کے دل جیتے اور اپنے لئیے ایک خاص مقام پیدا کیا۔ وقت بہت اچھا گزر رہا تھا کہ اچانک ناگہانی نے آ گھیرا ۔ **1980** میں ریاض شہر کی ایک سڑک عبور کرتے ہوئے تیز رفتار کار نے ٹکر ماری انکی ٹانگ ٹوٹ گئی اور امجد صاحب، صاحب فراش ہو گئے ۔ **1981** میں اللہ سبحان و تعالی نے عمرہ اور زیارت روضہ رسول کی سعادت سے نوازا ۔ دونوں مقامات مقدسہ پر حاضری کے بعد امجد صاحب نے بڑی خوشدلی اور سکون کے ساتھ مدینہ المنورہ سے ریاض کی واپسی کا سفر شروع کیا اور اسی سفر نے امجد صدیقی کی زندگی کو یکسر تبدیل کر دیا ۔ سعودی عرب کے شہر بریدہ میں انکی کار کا المناک

حادثہ ہوا نتیجتاً" امجد صاحب کے جسم کا کمر سے نیچے کا حصہ فالج کا شکار ہو گیا اور وہیل چیئر انکی زندگی کا اہم جز بن گئی ۔ اگرچہ یہ ایک بہت مایوس کن صورتحال تھی مگر یہیں سے انکی معرکہ آرا زندگی کا آغاز ہوا ۔ اس مرد مجاہد نے اس ظاہری کمزوری کو اپنی قوت بنایا اور زندگی کے نئے دور کا آغاز کیا ۔ دوسروں کے سہارے زندگی جینے کی بجائے خود کفیل ہونے اور دوسروں کا سہارا بننے کا عزم کیا ۔ اس حادثہ کی بعد بنک کے لئیے بہت کارآمد امجد صدیقی چونکہ اب ایک نارمل انسان اور ملازم نہیں رہے بنک نے ان کو انکی زمہ داریوں سے ہٹا دیا اور از راہ ہمدردی کچھ عرصہ کے لئیے پنشن کی پیشکش کی جو کہ امجد جیسے خود دار انسان کو قابل قبول نہ تھی ۔ فرمانرواہ کنگ فہد بن عبدالعزیز کو اپنے علاج کے لئیے براہ راست درخواست لکھی جو قبول ہوئی اور ان کا علاج ایک لمبے عرصہ تک اس ہسپتال میں ہوتا رہا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ امجد دنیا میں دوسرے ہسپتال جہاں امید کی جھلک نظر آتی ان سے رابطہ کرتے اور فیضیاب ہونے کی کوشش کرتے ۔ اسی تگ و دو میں امجد صدیقی نے تن تنہا بہت سارے ممالک کے وہیل چئیر پر دورے کئیے اور خود کو عالمی ہسپتالوں اور لیبارٹریز میں علاج اور تجربہ کے لئیے پیش کیا اور اکثر اوقات اپنی جان کو خطروں سے بھی دو چار کیا۔

دریں اثنا کاروبار اللہ کے فضل و کرم سے ترقی کی منازل طے کرتا رہا ۔ اور اس میں متعدد دوسری اشیا کا اضافہ ہوتا رہا ۔ اب ضرورت تھی کہ ایک مستقل کاروباری پتہ ہو چنانچہ ریاض شہر کے کاروباری مرکز میں اپنا دفتر قائم کیا ۔ اور چین سے متعدد اشیائے صرف کی درآمد کا سلسلہ شروع کیا اور اس مقصد کی لئیے چین کے مختلف شہروں کے متعدد دورے کئیے ۔ اسی دور میں پاکستان میں بھی سرمایہ کاری کی اور لوگوں کے روزگار کا باعث بنے ۔ سعودی عرب میں پاکستان انوسٹمنٹ فورم تشکیل ہوا تو امجد صدیقی اس کے ایک فعال ممبر بنے ۔ پاکستان میں سرمایہ کاری کے باعث لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی ممبرشب حاصل کی ۔ حال ہی میں لاہور کے انڈسٹریل سٹی میں ایک اور فیکٹری کا اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت اور جدید کمرشل سینٹر بھی بنایا۔

انسان اللہ سبحان و تعالی کی انتہائی خوبصورت تخلیق ہے اور اس میں دل کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے ۔ اور کچھ انسانوں کو اللہ تعالی دوسروں کی نسبت زیادہ نرم اور حساس دل سے نوازتے ہیں ۔ امجد صدیقی بھی ان خاص کرم یافتہ لوگوں میں سے ایک ہیں ۔ دوسروں کے احساسات کو سمجھنا اور اپنی جسمانی حالت سے قطعہ نظر بوقت ضرورت حاجت مند کی بھرپور مدد کرنا چاہے وہ اخلاقی، مالی یا کسی اور شکل میں ہو انکا خاصہ ہے ۔ اور شائید اللہ تعالی اسی وجہ سے انکو نواز رہا ہے ۔ امجد صدیقی دو سمارٹ بیٹوں کے والد ہیں ۔ جن کی انہوں نے اپنے تعیں بہترین تربیت کی ہے اللہ تعالی ان دونوں کو اپنی زندگیوں میں کامیابیوں سے نوازے اور اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملک کا نام روشن کریں ۔ آمین

امجد صدیقی نے ناکامی کو اپنے قریب نہیں آنے دیا چاہے وہ بنک کی ملازمت ہو، اپنے لئیے طبی امداد کی فراہمی ہو، مختلف ممالک کے سفر ہوں وہیل چئیر میراتھن ہو یا کوئی اور سماجی ایونٹ ۔ امجد صدیقی صف اوّل میں نظر آئیں گے ۔ یہی جوش اور ولولہ انہیں نیویارک میں یوم پاکستان میں لے گیا اور ان ہی خصوصیات کی وجہ سے ون ان ملین **(one in million)** کے خطاب سے نوازے گئے جو نا صرف امجد صدیقی بلکہ پاکستان کے لئیے ایک اعزاز ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ سبحان و تعالی ان پر ہمیشہ مہربان رہے اور امجد مزید کامیابیوں اور خوشیوں سے ہمکنار ہوں ۔

آمین یا رب العالمین